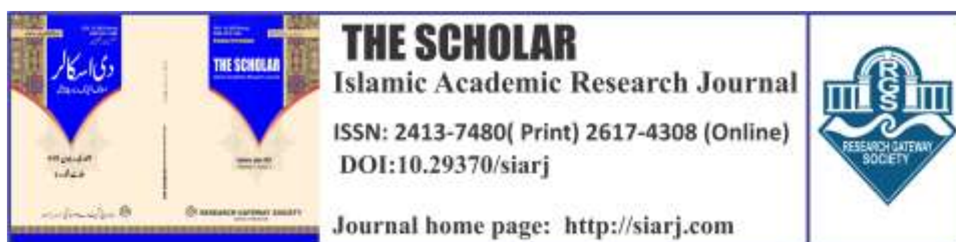


استشراقی انگریزی قرآنی تراجم کا مغرب میں ارتقاء و پذیرائی: ایک مطالعاتی جائزہ

A REVIEW OF EVOLUTION OF ORIENTAL ENGLISH TRANSLATIONS OF QURAN IN WEST

1. **Afshan Noureen**
Ph.D. Scholar, Islamic And Arabic Department, University of Sargodha.

Email: afshann6@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0002-5895-5286

2. **Farhat Naseem Alvi**
Assistant professor, Islamic And Arabic Department, University of Sargodha.
Email: farhat.naseem@uos.edu.pk
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0001-9565-7889

To cite this article:
Noureen, Afshan, and Farhat Naseem Alvi. "URDU-A REVIEW OF EVOLUTION OF ORIENTAL ENGLISH TRANSLATIONS OF QURAN IN WEST." The Scholar-Islamic Academic Research Journal 7, No. 2 (December 24, 2021).

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar5

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 7, No. 2 || July -December 2021 || P. 75-95
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue13urduar5
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/ issue13urduar5
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2021-12-24







استشراقی انگریزی قرآنی تراجم کا مغرب میں ارتقاء و پذیرائی: ایک مطالعاتی جائزہ

A REVIEW OF EVOLUTION OF ORIENTAL ENGLISH TRANSLATIONS OF QURAN IN WEST

Afshan Noureen, Farhat Naseem Alvi

ABSTRACT:

The historical evolution of English translations of Holy Quran is a phenomenon which gradually emerged over centuries. There have been seven different complete Quran translations since sixteenth century by Non-Muslim Orientalists. A brief review of Evolution of Oriental English Translations of Quran has been presented in this research study. All of these translations are mistaken, astray, and full of errors and have been written with prejudice against Islamic teachings and Prophet Muhammad (PBUH). Most of these orientalist translators having (Christian) religious background tried their level best to raise doubts regarding revelation, compilation and preservation of Quran. The hostility and prejudice of these English translators declined over the years and they have gradually learned to use reasoning and logic to defy Quran and teachings of Prophet Muhammad. There were several supporting factors behind successful evolution of these English Oriental translations including publishing companies, government institutions, religious scholars, controversial arguments, dramatic suppositions and the universities in the west. A few modern day Quran translations also appeared on the horizon of field of Oriental studies; however they continued the tradition of their ancestors regarding undermining the teachings of Quran intentionally or unintentionally with their clearly evident prejudice. Some of the reasons for evolution and successful emergence of these English Quran

translations have been identified during the course of this research and are briefly discussed.

KEYWORDS: Orientalism, English Quranic Translations, Evolution, dramatic suppositions, controversial arguments.

کلیدی الفاظ: استشراقی ،انگریزی، قرآنی تراجم، ارتقاء، ڈرامائی قیاس، متنازعہ دلائل

اسلام اللہ رب العزت کا عطا کردہ ایک نصاب اور منہج ہے جو ایک جامع ومانع دستور کا حامل ہے اس دستور میں انسان کی پیدائش سے لے کر موت کے بعد تک کی تمام چیزیں مہیا کر دی گئی ہیں جسے القرآن" کا نام دیا گیا ہے۔ دنیائے کتب میں ایک ایسی کتاب جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے جو اس بات کا ضامن ہے کہ اسلام ہر صورت اس کائنات میں کسی نہ کسی طرح محفوظ رہے گا۔ یہ آسمانی کتاب تمام بنی نوع انسان کے لیے ایک ہمہ گیر انقلاب لے کر آئی۔ جس نے انسانیت کو ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک نئی تہذیب اور درخشاں مستقبل عطا کیا۔۔ ہر باطل طبقہ اور گروہ کے لیے یہ کتاب ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ ازل سے لے کر ابد تک جاری رہنے والی کشمکش انسان کو اہل ایمان اور اہل کفر کے دو گروہوں میں تقسیم کرتی ہے اور ہر گروہ کے ماہرین جن کو علماء، مفکر، دانش ور کا نام دیا جاتا ہے معاشرے میں ایک مخصوص فکر کو ترویج بھی دیتے ہیں اور لوگوں کے افکار اور عقائد کو متاثر بھی کرتے ہیں۔ جاننے اور کھوج لگانے کی جستجو معاشرے کے اس گروہ کو اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ وہ مختلف نظریات کا بھی مطالعہ کرے۔ اس ریسرچ کے نتیجے میں پچھلی دو صدیوں میں انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور دیگر معروف یورپی زبانوں میں قرآن، اسلام، اسلامی تہذیب وتمدن اور علوم اسلامیہ میں تشکیک وشبہات پیدا کرنے کی ایک تحریک برپا کرتے ہوئے اہل اسلام کے خلاف ایک فکری جنگ کا آغاز کرنے والے اس گروہ کو" مستشرق" کہتے ہیں۔[1] یہ گروہ ہر زمانہ میں الہامی کتاب القرآن سے عداوت رکھتے رہے ہیں اور کچھ نہ کچھ ناپاک سازشیں کرتے رہے ہیں۔ مستشرقین نے اسلام دشمنی میں اسلامی فکر وتمدن، دینیات، اخلاقیات، ادبیات، سیاست، سائنس اور فنون لطیفہ کے میدانوں میں اپنی زبان

---

[1] Shirf ud din Islahi,Dr, *Islam Aur Mustashreqeen*, Azam Garh,Dar-Ul-Mussnifeen, Sept 1982, Vol.1,P.165.

میں جو تصانیف تالیف کی ہیں وہ تعصبات اور غلطیوں سے پر ہیں۔[2] ان کی نمایاں مثال مستشرقین کے انگریزی قرآنی تراجم ہیں۔

مقصد تحقیق:

مندرجہ بالا بحث و تحقیق چند ضروری سوالات کو جنم دیتی ہے اور ایک مقصد فراہم کرتی ہے۔ کہ آخر تحریک استشراق کے زیر سایہ انگریزی استشراقی مترجمین ان قرآنی تراجم کے ذریعے اسلام، محمد ﷺ اور قرآن کے خلاف بغض و عناد کیوں پھیلاتے رہے۔ زیر بحث مقالہ میں انگریزی استشراقی تراجم کے ارتقاء کا جائزہ لیتے ہوئے انہی اسرار و رموز سے پردہ اٹھایا جائے گا کہ آخر ان انگریزی استشراقی تراجم کی مغرب میں پزیرائی و مقبولیت کے بنیادی محرکات کیا تھے اور کس طرح یہ ان انگریزی تراجم کی کامیابی کا باعث بنے۔

سابقہ کام کا جائزہ:

اہل مغرب کی اس منفی تنقید کے رد عمل میں جس گروہ نے دین اسلام کا دفاع کیا انہوں نے مستشرقین کی زہریلی تنقید کے جواب میں مستقل کتب، مقالات، رسائل، اور تحقیقی مضامین شائع کیے۔ جس میں برصغیر پاک و ہند میں استشراق کے حوالے سے سرفہرست کام دارالمصنفین، اعظم گڑھ 1984ء میں منعقدہ بین الاقوامی سیمینار ہے۔ جس میں پڑھے گئے مقالہ جات "اسلام اور مستشرقین" کے نام سے شائع کیے گئے یہ کتاب سات جلدوں پر مشتمل ہے اس کتاب میں سیمینار کے مقالہ جات کے علاوہ علامہ شبلی نعمانیؒ اور سید سلمان ندوی کی بھی علمی تحریروں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں کچھ عربی کتب کو بھی اردو میں منتقل کیا گیا ہے جن میں نجیب العقیقی کی کتاب "الاستشراق و المستشرقون: مالھم وما علیھم" کا اردو ترجمہ ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم نے استشراق اور مستشرقین "ایک تاریخی و تنقیدی مطالعہ" کے عنوان سے کیا ہے ایک اور عربی کتاب "مناھج المستشرقین فی الدراسات العربیۃ الاسلامیۃ" جس کا

---

2 Nadwi, Abu-Al-Hassan, *Muslim Mumalik main Islamyat aur Maghrabiat ki kashmakush*, Majlis Nashrayat, Karachi,1976, p.256.

3 (Muhammad Khalifa is from Cairo Egypt and is a very well-known scholar. He has completed his P.H.D from Toronto University Canada in Electrical Engineering. When he read Oriental Scholars false literature about Islam in Canada, he decided to respond to it with his literary work. He worked hard and wrote a book after ten years continuous dedication and hard work named “Sublime Quran and Orientalism” with the purpose to spread true message of Islam.)

ترجمہ 2009ءڈاکٹر ثناءاللہ ندوی نے "علوم اسلامیہ اور مستشرقین" "منہاجیاتی تجزیہ اور تنقید" کے نام سے کیا ہے۔1978ءمیں ایڈورڈ سیڈ نے Orientalism Western Conceptions of the Orient, کے نام سے کتاب لکھی جس میں مستشرقین کے حوالے سے قابل ذکر کام ہے،1989ءمیں محمد خلیفہ [3] نے مستشرقین کے قرآنی تراجم کے نقائص اور اغلاط پر قابل ذکر کام کیا ہے ۔2002ءمیں پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری نے تکملہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ،دانش گاہ پنجاب میں استشراق کے حوالہ سے بہت سارے مضامین لکھے ہیں۔اس کے علاوہ 2003ءمیں محمد مصطفیٰ الاعظمی نے مطالعہ قرآنیات میں اہم اور قابل رشک کام کیا ان کے بعد 2004ءمیں پروفیسر مہر علی [4] نے تراجم قرآن کی فاش اغلاط کا انتہائی مہارت کے ساتھ تعاقب کیا ہے۔

منہج واسلوبِ تحقیق:

زیر بحث مقالہ میں معیاری سندی طریقہ تحقیق و جستجو اپنایا گیا ہے۔مقالہ کے موضوع سے متعلق مواد کے حصول کے لیے متعدد کتب و تصانیف، تحقیقی مقالات، جرائد، آرٹیکلز، انٹرنیٹ سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔مواد کو معیاری و مستند اور بنیادی مصادر سے اخذ کیا گیا ہے۔اور بعض موقع پر ثانوی مصادر بھی معاون رہے ہیں.

انگریزی استشراقی تراجم کے ارتقائی عوامل:

ہر معاشرہ کچھ خاص فکری بنیادوں پر قائم ہوتا ہے، جس میں مذہب مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔جب کوئی انقلابی فکر ایک معاشرے میں کامیابی سے ہمکنار ہو کر دوسرے معاشروں کی طرف رخ کرتی ہے تو وہاں اسے اور بھی شدید مزاحمت پیش آتی ہے۔ دوسرا معاشرہ جتنا زیادہ مہذب اور مستحکم ہو گا یہ مزاحمت اتنی ہی شدید ہو گی۔ دیگر عالمی مذاہب کی طرح اسلام کو بھی عالم عرب میں نظریاتی انقلاب پیدا کرنے کے لیے شدید جدوجہد کرنی پڑی۔ رومن معاشرے کی نظر میں عرب غیر مہذب اور نیم وحشی تھے اسلام کو انہوں نے ایک غیر مہذب قوم کے فکر و نظریات سے تعبیر کیا۔ مہذب اقوام کبھی بھی غیر مہذب اقوام کی فکر کو آسانی سے قبول نہیں کر تیں [5]۔تاریخ کا المیہ یہ ہے کہ

---

[4] Mohammed Mohar Ali, *The Koran and Orientalists Jamyiat Ihyaa Minhajj ul Sunnah* 2004(Mohammad Mohar Ali met renowned Oriental Scholars of 19^{th} and 20^{th} Century and rejected their false literal claims with strong and well established arguments.)

[5] Jones A.H.M, *The Decline of the Ancient world*, Longman Singapore Publishers Ltd, 1966, p.10.

عالم اسلام اور عیسائیت کا تعارف ہی میدان جنگ میں ہوا۔ دور نبوی ﷺ میں اسلام جزیرہ نما عرب سے باہر نہ پہنچا تھا۔ لیکن عہد صدیقیؓ، عہد فاروقیؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ کے عہد میں فتوحات کا مستقل سلسلہ بن گیا اور مسلمانوں نے ایک صدی کے اندر اندر افریقہ، اسپین سے بڑھ کر مغرب کے قلب فرانس پر حملہ کر دیا۔[6] آٹھویں صدی تک عیسائی دنیا نہ صرف اپنا نصف حصہ کھو چکی تھی بلکہ بحر روم سے اس کی ہزار سالہ اجارہ داری بھی ختم ہو چکی تھی۔ مسلسل ناکامیوں کی وجہ سے عیسائی دنیا نے اسلام کو اپنا ازلی دشمن تصور کر لیا۔ چونکہ عیسائی دنیا نے ہزار سال تک بحر روم پر حکومت کی تھی لیکن دین اسلام کے غلبہ اور فتوحات کی وجہ سے رومن ایمپائر کی تہذیبی برتری ختم ہو گئی تھی۔[7] ان کا یہ عقیدہ تھا کہ روم کا اقتدار ابدی اور لازوال ہے لہٰذا وہ اس غلط فہمی میں مبتلاء رہے کہ ان کی تہذیبی برتری ہمیشہ غالب رہے گی۔ اور اسلامی تہذیب ختم ہو جائے گی۔ مغرب کے لاطینی معاشرے اور مشرق کے یونانی معاشرے کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو چکے تھے مسلمانوں کی ابتدائی جنگیں مشرقی معاشرے سے ہو رہیں تھیں اور مغربی معاشرہ ان جنگوں میں تماشائی تھا۔ لیکن مشرقی معاشرے کی گوناگوں شکستوں کی وجہ سے مغرب پر برے اثرات مرتب ہوئے۔ اور آخر کار اس کے رد عمل کے طور پر مغربی کلیسا نے کمزور بازنطین سے خود کو الگ کر کے ایک آزاد مغربی شہنشاہیت قائم کر لی۔ یہ مغربی معاشرہ کلیسا کا قائم کردہ تھا۔ کلیسا نے دفاعی مقاصد کے لیے معاشرے کو نہ صرف غیر کیتھولک عناصر سے پاک کیا بلکہ آس پاس سے غیر عیسائی اقوام کا وجود بھی مٹا دیا۔ اور بازنطینی عیسائیوں کو بدعتی قرار دے کر ان کا اثر و رسوخ ختم کر دیا۔ اب کلیسا کی تمام توانائیاں صرف اسلام کے خلاف وقف ہو گئیں۔ کلیسا نے اسلام اور بانی اسلام کے خلاف شعوری طور پر نفرت پیدا کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ کلیسا کی نفرت انگیزی میں ایسے عناصر تھے جنہوں نے مغرب کو اسلام کے حقیقی خدوخال سے واقف ہی نہ ہونے دیا۔ اول تو انہیں مسلم فاتحین سے بغض کے باعث اسلام دشمنی رہی ۔ حالانکہ اسلام مغرب کے گرد و پیش موجود تھا۔ لیکن پھر بھی مغرب اسلام کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے پر تیار نہ ہوا۔ بلکہ اس نے اسلامی علوم و فنون کا نفرت انگیز تصور قائم کرنے کے لیے مسلمانوں کے تمام علوم طب، ریاضی، فلسفہ، فلکیات کو پوری صحت کے ساتھ مغربی

---

[6] Salma Khadra, Manuela Marin, *The Legacy of Muslim Spain*, E.J. Brill, New York, 2nd Edt., 1994, p.97

[7] Fuller, J.F.C, *The Decisive Battles of the western world*, Great Britain, 1954, p.241

8 Abdul Qadir Jillani, Dr, *Islam, Pyghamber-e-Islam Aur Mustashreqeen-e-Maghrib ka Andaz-e-Fikar*,Kitab Siray Lahore,2010,p.92.

زبانوں میں منتقل کرنا شروع کر دیا۔[8] تیرھویں صدی سے لے کر سولھویں صدی تک مغربی علماء و مفکرین اس بات پر متفق تھے کہ اسلام سے نمٹنے کے لیے فوجی کاروائی ناکافی ہے لہٰذا انھوں نے مسلمانوں سے ان کے نظریات پر جنگ کرنے کی ٹھانی اس نظریاتی جنگ کے لیے مندرجہ ذیل وسائل کی اشد ضرورت تھی۔

(i). عربی زبان سے واقفیت

(ii). علوم اسلامیہ کا مطالعہ کر کے کمزور پہلوؤں کی نشاندہی کی جاسکے اور دباؤ ڈالا جائے۔

(iii). ازالۂ اسلام کے لیے مناسب دلائل کی فراہمی

(iv). مسیحی لٹریچر عالم اسلام کے اذہان کو متاثر کر سکے۔

(v). ایسا لٹریچر جو مسلمانوں کا اسلام سے تعلق ختم کر سکے۔

(vi). تبلیغی سرگرمیاں تاکہ مسلم معاشرے کو عیسائی بنایا جائے۔[9]

ان تمام متعین کردہ تجاویز، مقاصد، کانفرنسز اور طریقہ کار کے حصول کے لیے جس گروہ نے عملی حصہ لیا وہ مستشرقین کہلایا۔ لفظ مستشرق بڑی وسعت کا حامل ہے۔ لیکن بنیادی مقاصد کے لحاظ سے یہ وہ گروہ ہے جو کلیسا کے منصوبوں کے مطابق السنہ مشرق اور مشرقی علوم اسلامیہ کا مطالعہ کرنے اور ایسا مواد فراہم کرنے کے لیے وجود میں آیا جو نظریاتی جنگ کے لیے مفید ہو۔ چودھویں صدی تک اسلام کے خلاف یہ پروپیگنڈہ بے ترتیب اور غیر منظم تھا لیکن حروب صلیبیہ کے فوراً بعد ہی یورپ میں ترکوں کی پیش قدمی نے ارکان کلیسا کے اس پروپیگنڈہ کو باقاعدہ مؤثر اور منظم بنانے کی ضرورت کا احساس دلایا۔[10] چنانچہ ریمنڈ مل اور راجن بیکن جیسے مغربی علماء نے اسلام پر نظریاتی حملے کے حوالے سے تجاویز پیش کیں۔ راجر بیکن زمانۂ وسطیٰ کا مشہور مصنف ہے اس کے خیال میں اسلام سے نپٹنے اور عیسائیت کو اسلام پر غلبہ دلانے کی غرض سے سب سے پہلے زبانوں سے واقفیت ضروری ہے دوسرا تبلیغ کا راستہ سب سے بہتر ہے جس کے ذریعے سے مسلمانوں کو عیسائی بنایا جا سکتا ہے۔ تیسرا راستہ عالم اسلام کے بیشتر نامور فلاسفر کے

[9] Armoud Vorlijik, Richard Van Leeuwen, *Arabic Studies in the Nether Lands: A Short history in parfaits*, 1580-1950, Brill, Leiden Boston, 2014, p.12

[10] Marion L. Kuntz, Guillaume Postel, *Prophet of the Restitution of All Things his life and thought*, springer science business media, B.V, 1981, Preface (Guillaume Postel published the first Arabic grammar for European Scholars containing a printed repudiation of the opening surah of Koran)

کارناموں کو لاطینی زبان میں منتقل کرنا عیسائیت کے لیے ناگزیر تھا۔[11] ریمنڈ لل یہ شخص ہسپانوی کلیسا کا رکن تھا اور راجن بیکن کا ہم عصر اور ہم خیال بھی تھا۔اس نے اپنی تجاویز پوپ کو پیش کیں تاکہ اسلام کو تباہ کیا جا سکے ۔چند تجاویز درج ذیل ہیں۔

1. اسلام کے خلاف نفرت انگیز لٹریچر جس میں بانی اسلام کی حیات طیبہ کا راست عربی سے مطالعہ کر کے ان پر تنقید کرنا شامل ہے۔
2. مسلمانوں میں عقیدہ تثلیث کا پرچار کیا جائے۔
3. عربی زبان کی تعلیم کا بندوبست کرنے کے لیے سینٹر قائم کیے جائیں۔[12]

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان ہدایات پر عمل پیرا ہونے کے لیے کلیسا نے 1312ء میں (Vienne Council) بلائی جس نے ان نظریات کی سرکاری طور پر منظوری دے دی۔ ان نظریات کی منظوری کے باعث پوپ کی تبلیغی سرگرمیاں تیز ہوئیں اور نئے تبلیغی سلسلے شروع ہوئے جن کو Order کا نام دیا گیا۔[13]

پندرھویں صدی عیسوی میں ان نظریاتی حملوں کی منصوبہ بندی کی گئی اور سولہویں صدی عیسوی میں اس پر باقاعدہ عمل درآمد شروع ہوا۔اور تحریک استشراق کا آغاز اسی منصوبہ بندی کی پیداوار تھا۔اس تحریک کے منظم افراد جو کہ مستشرقین کہلاتے ہیں نے اسلام کی خامیوں کمزوریوں کو دریافت کرنا شروع کیا اور وضع مواد جیسے کہ من گھڑت کہانیاں، بے سروپا اور بے بنیاد افسانے لٹریچر کی صورت میں شائع کرنا شروع کر دیے۔تاکہ اسلام اور پیغمبر اسلام سے لوگوں کو بد ظن کیا جا سکے اور خاص طور پر مغرب میں اسلام نہ پھیل سکے مستشرقین نے قرآن کے حوالے سے جو بھی تحریر کیا اپنی ہی قدروں کی بنیاد پر کیا۔یہ تحریریں زیادہ تر تقابلی تھیں اور وہ تحریریں یا قرآن کے تراجم جن میں متن قرآنی، جمع وتدوین کے حوالہ سے غلط بیان نہ کیا جاتا تھا وہ شائع نہ ہوتی تھیں۔اگر شائع ہو بھی جاتی تھیں تو ارباب اقتدار انہیں نیست و

[11] Tomaz Mastank, Crusading Peace: Christendom, the Muslim World, and western political order university of California Press, London 2002, pp.196-204,216.
[12] Abdul Qadir Jillani, Dr, Islam, Pyghamber-e-Islam Aur Mustashreqeen-e-Maghrib ka Andaz-e-Fikar,Kitab Siray Lahore,2010,p.142-143.
[13] Tomaz Mastanak, *Crusading Peace: Christendom*, The Muslim World, and Western Political order University of California Press, London 1916, pp.204-216

نابود کر دیتے تھے[14]۔اس کی مثال Lodovico Maracius [15] کے ترجمہ قرآن کی ہے جو کہ سترھویں صدی میں شائع ہوا۔ اس کو ترجمہ قرآن کی اشاعت کی اجازت اس وقت تک نہ دی گئی جب تک قرآن کی مخالفت میں ایک دیباچہ شامل نہیں کیا گیا۔ غرض ترجمہ قرآن کے حوالے سے جس قدر شرمناک طریقے اختیار کیے گئے انھیں دہرانا بھی قلم کو آلودہ کرنا ہے۔انگریزی/برطانوی استشراقی تراجم سترھویں صدی عیسوی سے منظر عام پر آنا شروع ہوئے تھے۔یہاں انگریزی استشراقی قرآنی تراجم کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے جن کا تفصیلی ذکر میرے مقالہ (استشراقی انگریزی تراجم قرآن کی ارتقائی تاریخ: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ)میں کیا گیا ہے۔

انگریزی استشراقی قرآنی تراجم کا مختصر جائزہ:

Alexander Rossکا ترجمہ قرآن

Alexander Ross کا ترجمہ 1649 میں چھپا۔ یہ قرآن کا پہلا انگریزی ترجمہ ہے۔بنیادی طور پر یہ ترجمہ عربی قرآن سے نہیں بلکہ Sieur Du Ryer کے فرنچ زبان کے ترجمے سے کیا گیا تھا۔ مگر Ross Alexander نے بڑی ڈھٹائی سے ترجمے کا نام یہ رکھا۔

"Alcoran of Mohomet, Translated out of Arabic for Satisfaction of All that desire to looking into Turkish Vanities"

اسکے بارے میں "Henry Stubbe" کہتے ہیں یہ ترجمہ نامکمل ہے جس میں کئی آیات حذف کر دی گئیں، بعض آیات کے معنی تبدیل کر دیے گئے اور جعل سازی و لغو گوئی کا سہارا بھی لیا گیا ہے۔[16]

---

[14]John Daven-Port, *An Apology for Mohammed and Quran,* Darut-Tablighe Islami, Ghum, Iran, p.13.

[15] Lodvico Maracius was a Latin Translator of Quran who released the Latin Quran Translation in Padowa. This translations contained Original Text and Explanatory Notes and was a good effort from him.

[16]Henry Stubbe, *An Ancount of the Rise and Progress of Mahometanism with the life of Mahomet,* ed. Hafiz Mahmud Khan Shirani, Lahore, Sheikh Muhammad Ashraf, 1954-1959.

George Salesکا ترجمہ قرآن:

George Salesکا ترجمہ 1734میں شائع ہوا ۔ یہ سب سے پرانا عربی زبان سے لیا گیا ترجمہ ہے اور سب سے مشہور یہی ترجمہ ہے۔Sales کے ترجمے کا نام یہ ہے

The Koran; or Alcoran of Mohammed with explanatory notes and Preliminary discourse.

یہ ترجمہ قرآن J.Wilcox London سے 1734 میں شائع ہوا۔ یہ کتاب ایک ہی جلد پر مشتمل ہے اس کتاب کے دو حصے ہیں پہلا حصہ Preliminary Discourseپر مشتمل ہے۔ جس کے 187 صفحات ہیں۔ دوسرا حصہ قرآنی آیات کے ترجمہ پر مشتمل ہے جس کے 508 صفحات ہے کل صفحات کی تعداد 695 ہے۔اس کے کل ایڈیشن 170 ہیں۔۔اس نے قرآن کے متعلق نظریہ قائم کر لیا کہ محمد ﷺ ہی قرآن کے اصل لکھاری تھے:(نعوذ باللہ)

“Muhammad was really the author and chief contriver of the Koran in beyond dispute”[17]

Edward Henery Palmerکا ترجمہ قرآن:

Edward Hennery Palmer کا ترجمہ قرآن کا نام یہ ہے۔

(The Quran)

یہ ترجمہ Oxford Clarendon Press سے 1880 میں چھپا ہے۔اس کی دو جلدیں ہیں۔ جلد اول 268 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں (I to XVI) سورتوں کا ذکر ہے۔ جبکہ جلد دوم 362 صفحات پر مشتمل ہے۔

دوسری جلد (XVII to CXIV) سورتوں پر مشتمل ہے۔

Max Muller نے پالمر کو قرآنی ترجمہ کی دعوت دی یہ ترجمہ ایک بڑے تحقیقی کام کا چھوٹا حصہ تھا۔ جسکا نام “The Sacred books of East Series” ہے۔ یہ تحقیقی کام (Oxford) آکسفورڈ سے شائع

[17]George Sale, *The Koran*, Fredrick Worn and Company, new York, 1890, p.50,

کیا گیا اور Palmer کا ترجمہ اسی کی Volume (جلد) 6 اور 9 میں شامل ہے۔ جس کا ابتدائی تعارف R.A. Nicholson نے لکھا ہے۔ Palmer نے اپنے ترجمہ قرآن میں اسلام اور اسکی الہامی کتاب یعنی قرآن پاک کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ مستشرقین کا روایتی انداز ہے۔[18] Palmer اپنے قرآنی ترجمے کے ابتدائی تعارفی باب میں بیان کرتا ہے کہ قرآن کا مطالعہ پر مغز اور توجہ طلب کام ہے اور اس کے آغاز سے قبل ضروری ہے کہ قرآن کے نزول کے وقت کا ماحول، سیاسی اور مذہبی حالات اور محمد ﷺ کی ذاتی زندگی کی تاریخ کو اچھی طرح پڑھا اور سمجھا جائے۔[19]

John Meadows Rodwell کا ترجمہ قرآن:

John Meadows Rodwell کے قرآنی ترجمہ کا نام یہ ہے

The Koran: Translated from the Arabic, The Surahs arranged in chronological order with notes and index.

یہ کتاب ایک جلد پر مشتمل ہے اسکے ۶۵۹ صفحات ہیں یہ Williams and Norgate 20, South Frederick Street Edinbargh سے ۱۸۸۱ء میں شائع ہوا ہے۔ Rodwell کا قرآنی ترجمہ مغرب میں بہت مقبول ہوا اور 1950 میں Arberry اور Dawood کا ترجمہ آنے کے بعد اسکی مقبولیت میں کمی آئی۔ آج بھی Rodwell کا ترجمہ یورپ کی تمام بڑی لائبریریوں میں ملتا ہے۔ اور پچاس سے زیادہ دفعہ چھپ چکا ہے۔[20] Milman اپنی کتاب میں Rodwell کے ترجمہ کے بارے میں رقمطراز ہے کہ

This book is not only laborious but also candid and comprehensive[21]

یعنی یہ ترجمہ پیچیدہ اور مشکل مگر جامع ہے۔

---

[18] E.H ,Palmer, *The Quran*, Oxford clarendon press ,1880,p.ixxvi
[19] E.H ,Palmer, *The Quran*, Oxford clarendon press ,1880,p.ixxvi
[20] Rodwell ,M.A, *EL KORAN; The Quran translated from the Arabic, The surahs arranged in cholonogical order with notes and index*,Second Edition ,Bernard Quaritch,London, 1876, preface
[21] Milman, D.D., Henery Hart, *History of latin CHRISTINITY*, Vol,ii. John Murry ,Albemarle street 1872, London.p:167

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 75-95
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar5

اس نے اپنے قرآنی ترجمہ کے آغاز میں Dedication کا ایک صفحہ لکھا ہے جس میں کہتا ہے کہ یہ جلد Sir, William Martin Kt, D.C.L سابق چیف جسٹس نیوزی لینڈ کو ہدیہ کی ہے۔ قرآن کا ترجمہ لکھنے کی بنیادی وجہ Rodwell کی مستشرقی سوچ تھی جسکی وجہ سے وہ قرآن اور اسلام کا نام خراب کرنا چاہتا تھا دوسری بڑی وجہ Sales کے ترجمے سے مطمئن نہ ہونا تھا۔ جیسا کہ Rodwell بیان کرتا ہے کہ کسی بھی عیسائی مبلغ کے لیے مسلمانوں یا Muhammadans سے بات کرنے یا تبلیغ کرنے کا بنیادی طریقہ یہی ہونا چاہیے کہ وہ اسلام پر حملے کرنے کی بجائے سلجھے ہوئے طریقہ سے بات سمجھائے۔ عیسائیت کی تبلیغ کرے اور یہ خیال مسلمانوں کے دل میں ڈالے کہ اسلام کوئی مذہب نہیں بلکہ عیسائیت یعنی (Christianity) اور یہودیت (Judaism) کا ملغوبہ ہے ۔ اور عیسائیت ہی لافانی اور آخری مذہب ہے ۔Rodwell اپنے ترجمہ میں Gustav Weil اور Theodore Noeldeke کے ترجموں سے مدد لیتے ہوئے قرآنی سورتوں کو وحی کے حساب سے نزولی ترتیب میں لگانے کی کوشش کرتا ہے جس کو Choronological Order بھی کہتے ہیں۔ اپنے ترجمے میں قرآنی سورہ کی تاریخی اور مصدقہ ترتیب کو غلط قرار دینے اور نزولی ترتیب کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔[22]

Richard Bell کا ترجمہ قرآن:

Richard Bell کے قرآنی ترجمے کا نام یہ ہے

The Quran Translated With a critical re-arrangement of the surahs

اس ترجمہ کی دو جلدیں ہیں، پہلی جلد 343 صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد 354 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ Edinburgh, Uk, T. & T. Clark, 38 George Street نے چھاپا ہے۔ جلد اول 1937ء میں جبکہ جلد دوئم 1939 میں چھپی ہے۔ اس کتاب کے 7 ایڈیشن چھپے ہیں۔ پہلی جلد تین اجزاء پر مشتمل ہے۔[23]

(i)Preface (ii) Bibliography (iii) Surahs

---

22 A.J Arberry, *The Koran Interpreted*, George Allen and Unwin ltd, London ,first published in 1955,preface,p.18
23 Bell Richard,*THE QURAN ,Translated with a critical rearrangements of Surrahs* ,T and T Clark ,Edinburgh ,1937,Vol. 1

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 75-95
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar5

پہلی جلد 34 سورتوں پر مشتمل ہے، جو سورۃ الفتح سے شروع ہو کر سورۃ النور پر ختم ہوتی ہے۔(I-XXIV)جلد دوم سورۃ الفرقان سے شروع ہو کر سورۃ الناس پر ختم ہوتی ہے۔(XXV-XIV) اس جلد کے اختتام پر خاص واقعات نبی کریم ﷺ کی زندگی کا ایک جدول دیا گیا ہے۔ تاریخوں کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ عربی ناموں محاوروں اور الفاظ کی فہرست بنائی گئی ہے۔

Bellقرآن اور اسکے متن کے بارے میں دو طرح کے متعصبانہ خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) قرآن کی کتاب محمد ﷺ نے خود لکھی ہے۔

(2) قرآن کے متن اور سورتوں کی ترتیب دوبارہ لگانے کی ضرورت ہے۔

Bellنے اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے مکمل طور پر انکار کر دیا کہ سورتیں مکمل ہیں بلکہ اسکا خیال تھا کہ ان کو جوڑ توڑ مکمل دکھایا گیا۔ پس اسی خیال کے تحت اس نے ان سورتوں کو محمد ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات کی مناسبت سے ترتیب لگانے کی کوشش کی۔[24]

Arthur John Arberryکا ترجمہ قرآن:

Arthur John Arberryکے قرآنی ترجمے کا نام یہ ہے۔

The Koran Interpreted

Arberryکا ترجمہ قرآن ۱۹۵۵ء میں George Allen and Unwin سے چھپا۔ اس کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد میں I-XXتک سورتوں کا ترجمہ ہے اور دوسری جلد میں XXI-CXIVتک سورتیں میں یہ Londonمیں شائع ہوا تھا۔ جلد اول کے 350 صفحات ہیں اور جلد دوئم کے 367 صفحات ہیں۔ آربری کی کتاب"The Koran Interpreted")اشاعت کے بعد سے ہی بہت مقبول ہوئی اس کتاب کی شہرت کی یہ نشانی ہے کہ یہ اپنی اشاعت کے وقت سے لے کر اب تک تقریباً تیس مرتبہ دوبارہ شائع کی جا چکی ہے۔ اور یہ کتاب کا آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے 1964ء میں بھی شائع ہوئی ہے اور اس کتاب کا شائع کردہ ایڈیشن تمام تر مغربی

---

[24]Bell Richard,*THE QURAN* ,*Translated with a critical rearrangements of Surrahs* ,T and T Clark ,Edinburgh ,1937,Vol. 1

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 75-95
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar5

لائبریریوں اور کتب خانوں میں موجود ہے۔ یہ کتاب آربری کے انگریزی اور اسلامیات کے علوم پر عبور کو ظاہر کرتی ہے۔[25]

Nessim Joseph.Dawood کا ترجمہ قرآن:

Nessim Joseph.Dawood کے قرآنی ترجمے کا نام یہ ہے۔

The Koran (A New Translation) -

اس انگریزی قرآنی ترجمے کو Penguin Classics نے 1956ء میں چھاپا۔ یہ ایک ہی جلد پر مشتمل ہے جو ۴۲۷ صفحات میں مجلد ہے۔ Dawood کا یہ ترجمہ 1956,1959,1966,1968,1974 میں پانچ دفعہ سورتوں کی نزولی ترتیب کے لحاظ سے چھاپا گیا۔ جبکہ 1990 میں سورتوں کی ترتیب توقیفی کو اپنایا گیا اور دوبارہ اسی ترجمے کو 1993,1994,1995 اور 1997 میں چھاپا گیا۔ یہ کتاب آخری دفعہ مئی 2014 میں شائع کی گئی۔ اسکے ترجمے کا پہلا نسخہ امریکہ کینڈا اور برطانیہ سے بیک وقت چھاپا گیا۔ اسے وسیع پیمانے پر پڑھا گیا۔ اور اسکے بعد اب تک اسکے (70) ستر اور ایڈیشن آچکے ہیں۔ یہ ترجمہ مغرب کے بہت سے کتب خانوں اور لائبریریوں میں بکثرت ملتا ہے۔ کم و بیش (2000) دو ہزار مغربی لائبریریاں ایسی ہیں جہاں نسیم داؤد کا قرآنی ترجمہ موجود ہے۔ جس سے اسکی مقبولیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اس ترجمے کی نوعیت بالکل ایک مستشرقی ترجمے کی سی ہے جو کہ مسلمانوں اور اسلام کے تصور کو تباہ کرنے کی سازش ہے۔ یہ ترجمہ محمد ﷺ اور اسلام کو ناانصافی اور قتل و غارت پر مبنی دین قرار دینے کی سازش ہے۔ نسیم داؤد کے ترجمے کا ایک (Revised Edition) 1990 میں چھپا جو کہ 456 صفحات پر مشتمل تھا۔ اسکی خصوصیت یہ تھی کہ مصنف اور اشاعتی ادارے دونوں نے اپنی اغلاط کو تسلیم کیا اور سورۃ کی ترتیب نزولی کے مؤقف سے دست بردار ہوگئے اب مصنف کا یہ دعویٰ ہے کہ 34 (چونتیس) سال بعد چھپنے والے اسایڈیشن میں عمر بھر کی عربی زبان کی تعلیم اور تجربہ کی جھلک نظر آتی ہے۔[26] ضیاالدین سردار اس ترجمہ کو پرکھنے کے بعد یہ موقف بیان کرتے ہیں کہ یہ ترجمہ جو 1990 میں چھپا ہے یہ مکمل طور پر 1956 والے پہلے ترجمے کی نقل ہے اور اس میں کوئی قابل ذکر تبدیلی

---

[25] Arrbery A.J., *The Koran interpreted*, oxford university press UK,1964 ,Introduction p:ix

[26] Dawood, N.J, IBN KHALDUN, *An intrduction to history*, Princeton University Press. 1967,

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 75-95
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar5

نہیں ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ قابل قدر بات یا تبدیلی صرف اتنی ہے کہ "God" کی جگہ اب 1990 والے ترجمے میں "Allah" کا لفظ استعمال کیا گیا۔[27]

اس کے علاوہ تین جزوی انگریزی قرآنی تراجم بھی ہیں۔ جن میں مصنف نے منتخب سورتوں وآیات کی تشریح کی ہے۔

Alen Jones کا انگریزی استشراقی ترجمہ قرآن:

Alen Jones کے ترجمہ قرآن کا نام یہ ہے

The Quran

یہ قرآنی ترجمہ Cambridge memorial trust سے 2007 میں شائع ہوا۔

Alen Jones کہتا ہے ہر قرآنی سورۃ مجادلے اور مناظرے پر مشتمل ہے۔ موصوف نے بلا مبالغہ سینکڑوں مقامات پر قرآن جید کو مناظراتی تصنیف قرار دیا ہے۔ سورۃ النساء کے تعارف پر مناظرہ بازی کا رنگ غالب ہے اور یہ کفار کے خلاف بالعموم اور یہودیوں اور منافقین کے خلاف بالخصوص اور براہ راست حملوں سے عبارت ہے۔ ان کے مطابق سورۃ المائدہ میں "یہودی اور عیسائی مستقل طور پر مناظرے کی زد میں ہیں اور ان کے خلاف رویہ مذمت کا ہے۔ سورۃ الاعراف کے پیغام اور موضوع کو مسخ کرکے اس طرح پیش کیا گیا ہے:" اس سورہ میں ایک ناکام پیغمبر کا حال بیان کیا گیا ہے اور اسی حوالے سے مناظرے بازی کے لیے خاصی نمایاں ہے"[28]۔ قرآن مجید کے ماخذ کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں درج قصے وہ ہیں جو آپ ﷺ کو بائبل اور دیگر حوالوں سے سنائے گئے تھے اس مواد پر آپ نے غور وخوض کیا اور پھر اسی بنیاد پر اپنا کلام بنایا۔ ان کے خیال میں احادیث سے بھی تصدیق ہوتی ہے کہ مختلف افراد سے آپ نے قصے سنے اور ان ہی قصوں پر قرآن مشتمل ہے"۔

Thomas Cleary کا انگریزی استشراقی ترجمہ قرآن:

---

[27] Ziauddin Sardar, *Reading the Quran the contemporary Relevance of the Scared text of Islam*, Oxford University press 2001, New York, Gerald MacLean, Britain and the Muslim World; Historical Perspectives, Cambridge Scholars publishing, 2011 P: 193-199.

[28] Akthar Al-Wassy, Prof, *Mustashreqeen Aur Angrezi Tarajum-e-Quran, Prof.Waheed- Ur-Raheem Qudwai ky Mazameen*, Naveed Hafeez Press, Lhr, P.22.

اس قرآنی ترجمہ کا پورا نام یہ ہے۔

"The Essential Koran"

"The Heart of Islam"

An introductory selection of reading from Qur'an

یہ قرآنی ترجمہ Harper Collins نے 1993ء میں شائع کیا ہے۔اس میں Thomas Cleary نے 39 سورتوں کا ترجمہ کیا ہے۔ان سورتوں کا ترجمہ کرنے سے پہلے 9 صفحات کا ابتدائیہ بیان کیا ہے۔Cleary قرآن کے بارے میں (Introduction) میں بیان کرتا ہے کہ قرآن کو دنیا بھر میں مسلمانوں کی مقدس کتاب کے نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے اور اسلام خدا کی رضا کو ماننے اور اسکے سامنے جھکنے کی تعلیمات دینے والا مذہب ہے۔ میری کتاب قرآن کی اہم سورتوں کا احاطہ کرتی ہے اور اس کا مقصد غیر مسلموں کو اس قرآن (جس کو انگریزی میں Koran لکھا جاتا ہے) کی خوبصورتی، دانائی اور عظمت کے بارے میں آگاہ کرنا ہے۔ قرآن نوع انسانی کے لیے بہت خاص اہمیت رکھتا ہے جس میں غیر مسلم بھی شامل ہیں اور موجودہ دور میں اسکی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ قرآن کریم کا بہت خاص پہلو یہ ہے کہ یہ دلیل کے ذریعے ایمان پر قائل کرنے والی کتاب ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ مذہب عیسائیت میں اعتدال پسندی اور مذہبی خیالات میں آزادی آنے کے بعد قرآن کی مدلل آیات سے بہت سے عیسائی غیر مسلم اسلام سے متاثر ہوئے۔Cleary بیان کرتا ہے کہ قرآن پڑھنے کا کم سے کم فائدہ یہ ہے کہ انسان کسی بھی الہامی مذہبی کتاب کو پڑھنے اور سمجھنے کی اپنی ذاتی صلاحیت کا اندازہ بھی بخوبی کر سکتا ہے اور اسے پڑھنے کے کثیر و طویل مدتی تعلیمی فوائد ہیں جو کہ افواہوں، بغض پر مبنی لٹریچر اور متعصبانہ رویوں سے حاصل نہیں کیے جا سکتے۔[29]

انیس سوروش کا انگریزی استشراقی قرآن (خودساختہ قرآن):

اس کتاب کا نام الفرقان الحق ہے۔

The True Furqan

اس کا جزاول Center of Devine love میں America سے (Project OMEGA 2001) کے تحت چھپا ہے۔اور دوسری دفعہ یہ WinePress کی وساطت سے شائع ہوا ہے۔اسے اکیسویں

[29]Thomas Cleary, *The Essential Koran "The Heart of Islam" an Introductory selection of reading from the Quran*. Harper Collins Publishors, New York, p.X.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 75-95
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar5

صدی کا قرآن بھی قرار دیا گیا ہے۔انیس شروش نے اپنی کتاب کا آغاز المقدمہ (Special Introduction) سے کیا ہے اپنی کتاب کے آغاز میں تعارفی کلمات میں بیان کرتے ہیں کہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں اور خاص طور پر عرب قوم کے لیے امن، محبت، رحم اور خدا کی رحمتوں کے نازل ہونے کا پیغام بھیجتا ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر انسان کے اندر پختہ عقیدہ، روحانی وجسمانی سکون، آزادی اور پر سکون دنیاوی واخروی زندگی کی خواہش پنپتی ہے۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر بیان کرتا ہوں یہ تمام خواہشات اس کتاب (The True Furqan) کے ذریعے صحیح طریقے سے سمجھی جاسکتی ہیں۔انسان کا خالق یعنی "خدا" دنیا کے تمام انسانوں کو بنا تفریق رنگ ونسل، قومیت، زبان ومذہب یہ سب نعمتیں عطا کرتا ہے۔خدائے بزرگ وبرتر روئے زمین پر پائے جانے والے ہر انسان کا خیال کرتا ہے۔

کمیٹی انچارج برائے ترجمہ وپبلشنگ

"Al-Safee and Al Mahdy"

"الصافی والمہدی"

"الفرقان الحق" ایک ایسی کتاب ہے جو قرآن کا فرضی عکس ہے اور عیسائیت کی تعلیمات کو بھی ظاہر کرتی ہے۔اسکے مصنف الصافی "Al-Saffee" اور "Al-Mahdee" جیسے فرضی ناموں کو استعمال کرتے ہیں ۔ انیس شروش کے خیال میں مسلمانوں تک قرآن کا صحیح پیغام نہیں پہنچ پایا اور یہ کتاب "The True Furqan" ہی مسلمانوں کو صحیح معنوں میں آزادی اور سکھ کا سانس نصیب ہونے دے گی۔اور محمد ﷺ کی تعلیمات سے چھٹکارا دلادے گی۔[30]

یہ کتاب 77 ابواب یعنی سورتوں پر مشتمل ہے اور ان کے علاوہ مقدمہ، بسم اللہ، اور خاتمہ کے ابواب بھی شامل ہیں۔ یعنی ابتدائی تمہید اور اختتامی قطعات بھی شامل ہیں۔اس نے اپنے خود ساختہ قرآن کی ہر سورۃ سے پہلے یہ لکھا ہے۔

In the name of the Father, the word, the Holy spirit, the one and only true God[31]

---

[30] En.wikipedia.org/wiki/the-true-Furqan
[31] Al-Furqan Al-Haq, Al-Mehdi WalSafi, Wine Press Publishing,2001,Surah Al-Bismillah.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 75-95
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar5

انگریزی استشراقی تراجم کی مغرب میں مقبولیت:

مستشرقین نے اپنے مزموم مقاصد کے لیے قرآن مجید کو نشانہ بنایا اور بغض اور عناد سے بھرپور مختلف زبانوں میں ترجمے کیے جس میں سے خاص طور پر انگریزی استشراقی تراجم تحریک استشراق کا بنیادی جزو ثابت ہوئے اور جنہیں مغرب میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ سترھویں صدی عیسوی سے لے کر موجودہ دور تک انگریزی قرآنی تراجم منظر عام پر آتے رہے ہیں جیسا کہ اس مقالہ میں انکا مختصر تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے اور انکے ارتقائی پس منظر کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ تمام انگریزی استشراقی تراجم مغرب میں خاصے مقبول ہوئے اور وسیع پیمانے پر ان کی اشاعت ہوئی۔ مغرب کی لائبریریوں اور یونیورسٹیوں نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور طلباء اور عوام میں انکا علم عام کیا۔ان تراجم کی اشاعت و مقبولیت میں کارفرماں بنیادی عوامل پر مختصر بحث درج ذیل ہے۔

ا۔ مطبوعاتی واشاعتی اداروں کی حمایت:

مغرب کے بڑے اشاعتی اداروں نے ان تراجم کو بالخصوص اہمیت دی اور ان کی تدوین واشاعت میں بھرپور ساتھ دیا ان اداروں میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، پینگوئن کلاسک، جارج ایلن اینڈ الون، جے ولکاکس لندن، ولیجز اینڈ نورگیٹ، ٹی اینڈ ٹی کلارک، جیسے بڑے پبلشرز اور اشاعتی ادارے شامل ہیں۔ جنہوں نے استشراقی انگریزی تراجم کی ان کتب کو ہمیشہ فوقیت دی اور ان کی وسیع پیمانے پر اشاعت کے انتظامات کیے۔

۲۔ تعلیمی اداروں و یونیورسٹیوں کا تعاون:

تحریک استشراق کے زیر اثر ہونے والے انگریزی تراجم کو مغرب کے مشہور تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کی حمایت حاصل ہوئی ان یونیورسٹیوں میں آکسفورڈ، کیمبرج، ایڈنبرگ مشہور ہیں۔ یہاں استشراقی مترجمین کو پنپنے اور پھلنے پھولنے کا موقع ملا ان یونیورسٹیوں میں ایسا ماحول فراہم کیا گیا جہاں استشراقی مترجمین مشرقی علوم یعنی Oriental Studies میں تربیت حاصل کرسکیں ان علوم میں عربی، فارسی اور بنگالی زبانیں بھی شامل ہیں جو بعد ازاں قرآنی ترجموں میں مددگار ثابت ہوئیں۔

۳۔ مترجمین کا مذہبی پس منظر:

اس مقالہ میں زیر بحث قرآنی ترجموں کے مصنف زیادہ تر عیسائی مبلغ یا عیسائیت کے مذہبی عالم تھے اور یہی بات ان کے تراجم میں واضح طور پر نظر آئی ان پادری نما مترجمین نے اسلام اور قرآن کے خلاف تعصب اور بغض کا مظاہرہ کرنے

میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ان عیسائی مترجمین کے علاوہ ایک مترجم یہودی نسل سے بھی تعلق رکھتا تھا جس کا نام این۔ جے۔ داؤد تھا۔ استشراقی قرآنی تراجم کے ابتدائیے یا تعارف کو زیر بحث لانے سے ایک اور مشاہدہ سامنے آتا ہے کہ ان تمام تراجم کی ابتداء یا آغاز، تعارف یعنی To The Reader، Introduction، Preface کے عنوان سے شروع ہوتا ہے جن میں مندرجہ ذیل نقات پر بحث کی گئی ہے۔

- محمد ﷺ کی پیدائش سے قبل عربوں کے معاشرتی حالات۔
- عربوں کی بود و باش و رہن سہن
- عربوں کے مذہبی رسوم و رواج
- عربوں میں یہودیت و عیسائیت کے مذاہب کی موجودگی
- محمد ﷺ کے حالات زندگی
- نزول وحی اور حضرت جبرائیل کی آمد
- محمد ﷺ کے قریش سے تنازعات
- مکی و مدنی ادوار
- محمد ﷺ بطور مذہبی، سیاسی و جنگجو رہنما
- دیگر استشراقی انگریزی قرآنی تراجم اور اسلامی مذہبی لٹریچر پر بحث و تنقید۔[32]

۴۔ قرآنی سورتوں کی ترتیب و تدوین کو زیر بحث لانا:

زیر بحث مقالہ میں قرآنی تراجم کا تنقیدی جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ استشراقی مترجمین بطور خاص قرآنی سورتوں کی ترتیب کو زیر بحث لائے ہیں۔ ان میں سے بعض نے ان سورتوں کو نزولی ترتیب دینے کی کوشش بھی کی اور بعض توفیقی ترتیب پر چلتے رہے۔ N.J. Daowood، Rodwell, Bell, نے سورتوں اور آیات کی ترتیب میں ردوبدل کرنے کی کوشش کی۔ بعد ازاں N.J. Dawood نے اپنے 1956ء سے لے کر 1990ء تک کے ایڈیشن میں سورتوں کی ترتیب بدلنے پر معافی مانگ لی اور 1990ء کے اپنے قرآنی ترجمے کے ایڈیشن میں

[32]Palmer Edward, Hennery *THE QURAN*, F.X Muller, ,Clarendon Press ,Oxford, 1880, Vol.1,INTRODUCTION,P.liii

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 75-95
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar5

سورتوں کی ترتیب درست کرلی۔اس ترجمے کے پبلشر Penguin Classics نے بھی معافی مانگ لی۔[33] اسی طرح Rodwell نے سورتوں کی نزولی ترتیب لگا کر ترجمے کو مزید بگاڑ لیا۔Richard Bell نے سورتوں کے اندر آیات کی ترتیب میں ردوبدل کرنے کی کوشش کی مگر یہ تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔[34]

۵۔خلفاءراشدین اور تدوین قرآن:

ان انگریزی تراجم کے جائزہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ استشراقی مترجمین اپنے تراجم کے ابتدائی تعارف میں اس بات کو ہدف تنقید بھی بناتے رہے کہ محمد ﷺ کے دور میں قرآن کی تدوین نہیں ہوئی اور اسے کتاب کی شکل نہیں دی گئی۔ بعد ازاں خلفاءراشدین کے دور میں جو تدوین زید بن ثابت کی سربراہی میں کمیٹی نے حضرت عثمان اور ابو بکر صدیق کے دور میں کی وہ قابل بھروسہ نہیں۔آیات کی ترتیب میں کوئی بھی بنیادی اصول وضع نہیں کیے گئے اور پہلے لمبی اور بعد میں چھوٹی سورتوں کو رکھا گیا۔ جس کا بظاہر کوئی مقصد نہیں تھا۔[35]

۶۔متن قرآنی پر تنقید:

ان تراجم سے مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ مستشرقین نے متن قرآنی کو خاص طور پر ہدف تنقید بنایا ان کے خیال میں قرآنی آیات بے ربط اور بار بار دہرائی گئی ہیں۔اور ایک ہی جیسا پیغام دیتی ہیں۔قرآنی تعلیمات یہودی اور عیسائی مذہبی تعلیمات کا ملغوبہ ہی ہیں۔[36]

۷۔قرآن محمد ﷺ کی تیار کردہ تصنیف:

انگریزی استشراقی تراجم کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کو الہامی کتاب ماننے کی بجائے محمد ﷺ کی ذاتی تصنیف قرار دیا۔ان کے خیال میں محمد ﷺ نے قرآن کی یہ کتاب عربوں کے پرانے قصوں اور

---

[33] Dawood .N.J, *The Koran*, penguin books, London 1956,p.12

[34] Alfred Guillaume, *Review on the Koran Interpreted*, Muslim World 47:1(1957),248(He was British Arabist Scholar of Islam and Hebrew Bible /Old Testament scholar).

[35] Merril, John, E, "*Dr Bell critical analysis of the Quran*", Muslim World 37:2,(1947),134-148

[36] Rodwell ,M.A, EL KORAN; *The Quran translated from the Arabic, The surah's arranged in chronological order with notes and index*, Second Edition ,Bernard Quaritch ,London, 1876, preface,p.7

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 75-95
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar5

عیسائی و یہودی مذہبی عقائد سے متاثر ہو کر لکھی۔ ان استشراقی مصنفین نے قرآن کو محمد ﷺ کی ذاتی تالیف کردہ کتاب قرار دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔[37]

۸۔ فہرست سورہ:

انگریزی استشراقی مترجمین نے سورتوں کی فہرست بناتے ہوئے رومن اور انگریزی گنتی کے لفظ استعمال کیے۔ Bell، Palmer اور Arberry نے رومن گنتی استعمال کرتے ہوئے سورتوں کی فہرست مرتب کی جبکہ باقی چار مترجمین نے انگریزی گنتی کا استعمال کرتے ہوئے 114 سورتوں کی فہرست بنائی۔[38]

۹۔ نام سورہ مع تعداد آیات:

ان انگریزی تراجم میں ایک اور اہم بات دیکھی جاسکتی ہے کہ دو مترجمین Sales اور Ross نے فہرست سورہ میں ہر سورہ کے نام کے ساتھ آیات کی تعداد بھی درج کی ہے۔[39]

خلاصہ بحث:

انگریزی استشراقی قرآنی تراجم سترہویں صدی عیسوی سے فروغ پاتے چلے آئے ہیں اگر پہلے ترجمہ یعنی Ross پر غور کریں تو یہ نفرت اور بغض کی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ Ross نے اسلام اور محمد ﷺ کو عیسائیوں کے لیے ایک خطرہ قرار دیا۔ اس نے صاف اور واضح الفاظ میں اسلام کو جعلی اور فرضی مذہب قرار دیا۔ اسی طرح Sales نے بھی اپنے ترجمے میں یہی رویہ اپنایا مگر الفاظ کے چناؤ میں کچھ نرمی برتی۔ بعدازاں Rodwell, Bell, اور پالمر کے تراجم میں سختی اور نفرت کم مگر منافقت اور خود ساختہ دلائل بڑھنے لگے۔ آربری کے ترجمے میں قرآن اور اسلام کی تعریف بھی کی گئی مگر اسے قارئین پر چھوڑا گیا کہ وہ اسے سچا مذہب مانیں یا نہیں۔ یعنی آربری نے منافقت کا اظہار کرتے ہوئے اسلام کو سچا مذہب ماننے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح N.J. Dawood نے قرآنی سورتوں کی ترتیب بدلنے کی کوشش کی۔ 1956ء کا قرآنی ترجمہ اسی ترتیب سے شائع ہوا۔ لیکن وقت اور حالات بدلنے کے ساتھ ساتھ اس نے 1990ء کے قرآنی ترجمے میں نزولی ترتیب کی بجائے توفیقی ترتیب کو ہی قابل اعتبار جانا۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے

---

[37] Bell Richard, THE QURAN ,*Translated with a critical rearrangements of Surah's* ,T and T Clark ,Edinburgh ,1937,VOL.1, preface, p.vi
[38] Arthur j. Arberry, *The Koran Interpreted*, Oxford University Press, new York 1964,preface,p.ix
[39] George Sales, *The Koran*, London, Fredrick Warne, 1734, p.VII.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 75-95
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar5

کہ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ استشراقی مترجمین نفرت اور بغض پھیلا کر کچھ ثابت نہ کر سکے اور دورِ حاضر میں منافقت اور خود ساختہ دلائل کا سہارا لے لیا۔اور پھر جب منافقت بھی نہ چلی تو فرضی قرآن (انیس شورش) بنا کر دور حاضر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ مقالہ ہذا میں کی گئی تحقیق اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ استشراقی اقدامات بھی اپنی وضع قطع بدلتے رہے اور سازشی عناصر اسلام دشمنی میں آگے ہی بڑھتے پائے گئے۔ صداقت وروحانیت کے ان سرچشموں سے رقابت اور جعل سازی وفریب کو صرف اس لیے منسوب کیا گیا کہ مغرب کا ذہن اس طرف راغب نہ ہو سکے۔ ہر معاشرے میں مذہبی گروہ حق پرست سمجھا جاتا ہے۔ لیکن مغرب کا مذہبی گروہ اسلام کے معاملے میں بالکل برعکس نظر آتا ہے اور پوپ کے نقش قدم سے سر مو انحراف نہیں کرتا۔ ان مذہبی گروہوں نے اس بارے میں جو کچھ کیتھولک کلیسا سے وراثت میں پایا تھا نہ صرف اسے محفوظ رکھا۔ بلکہ اسلام اور قرآن پر حسب توفیق شیطانی اضافہ ہی کیا مگر یہ بات قابل غور ہے کہ انگریزی قرآنی تراجم میں کارفرماں بنیادی عوامل انتہائی احساس نوعیت کے حامل ہیں اور انھیں عوامل جیسا کہ پوپ، کلیسا، عیسائی مفکرین ومترجمین، مغربی پبلشنگ کمپنیاں و جامعات وغیرہ نے مستشرقی انگریزی قرآنی تراجم کی اشاعت و تبلیغ میں بنیادی کردار ادا کیا۔ لیکن مسلم علماء اور مفکرین ایسے تمام عوامل اور سازشوں کا مقابلہ کرتے رہیں گے اور مذہب، اسلام کی روز افزوں ترقی و افزائش جاری رہے گی۔ چونکہ یہ وعدہِ خداوندی ہے۔

 This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)